کے متعلق انگریزی میں قابلِ حصول کتب اور انسائیکلوپیڈیائی مآخذ کی فہرستیں درج کی ہیں۔
میرا خیال ہے کہ یہ کتاب میٹرک سے اوپر کے طلبہ کے کورسوں میں شامل کرنی چاہیے یا کم سے کم ایسے پوسٹ گریجوایٹ طلبہ کے لیے اس کا مطالعہ لازم کر دینا چاہیے، جنہیں تحقیقی کام کرنا ہو۔

INNER DEMENSIONS OF ISLAMIC WORSHIP	مترجم (عربی سے انگریزی): مختر (HOLLAND) ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن ۲۲۳- لندن روڈ، لائسٹر، یوکے۔

یہ کتاب بھی بہت ہی خوبصورت معیارِ طباعت کے ساتھ نظر افروز ہے۔ اس میں امام غزالی کی تالیف احیاء علوم الدین کے منتخب حصوں کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے انگریزی نام کا غیر لفظی ترجمہ "اسلامی عبادات کے لیے قلبی کیفیات" کیا جا سکتا ہے۔ فاؤنڈیشن کے سربراہ برادرم خرم جاہ مراد نے ایسا شاندار دیباچہ لکھا ہے کہ جی چاہتا ہے، تبصرے کے طور پر اسی کو نقل کر دیا جائے۔

امام غزالی (پ ۴۵۰، ف ۵۰۵ھ) مشہد ایران کے نزدیک طوس میں پیدا ہوئے۔ سلجوقیوں کے ابتدائی دور میں نیشاپور میں دینیات اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ۳۰ سال سے کم عمر میں بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے پروفیسر مقرر ہوئے اور خوب شہرت پائی۔ بغداد میں نیشاپور کے مدرسۂ نظامیہ میں لیکچر دیتے رہے۔ آخر میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تصنیف میں مشغول ہو گئے۔

امام غزالی کا دور فقہا کے غلبے کا دور تھا۔ اور اسلام کے ظاہری قانونی ڈھانچے پر توجہات مرتکز تھیں۔ امام نے فکر و تدبر سے محسوس کیا کہ اسلام بیک وقت دو عناصر کا مجموعہ ہے۔ ایک ظاہری عبادات، قوانین، ادارے اور اطوار، دوسرے ان کے اندر کام کرنے والی وہ قلبی کیفیات جن کو محبتِ خدا، تقویٰ اور اخلاص سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام دیکھ رہے تھے کہ یہ اندرونی روح غائب ہوتی جا رہی ہے، اس لیے وہ اس کے احیاء کی طرف متوجہ ہوئے۔

مگر امام غزالی نے ظاہری اعمال اور باطنی یا قلبی کیفیات کو دو الگ الگ خانوں میں نہیں بانٹا، بلکہ اُن کو جمع کیا۔ ان کے نقطۂ نظر سے ایک طرف تو شریعت کے مقرر کردہ اعمالِ عبادات و معاملات اپنی جگہ لازم ہیں اور اُن سے آزاد ہو کر نہ اسلام رہتا ہے، نہ خدا رسی ممکن ہے۔ دوسری طرف وہ قرآن و حدیث کے واضح دلائل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کسی بھی عمل کی ظاہری شکل کتنی ہی خوشنما کیوں نہ ہو۔ جب تک اس کے اندر حبِ الٰہی اور اخلاص لِلّٰہ اور تقویٰ اللہ کی رُوح کارفرما نہ ہو گی قیامت میں عنداللہ کوئی وزن نہ پائے گا۔ (اِلّا من اتی اللہ بقلبٍ سلیم)

صوفیا کی وہ قسم بالکل الگ ہے جو اسلام کے قانون (فقہ) کو ترک کرتی ہے، اور عبادات و اعمال کی ظاہری شکلوں کو غیر ضروری قرار دیتی ہے۔ ایسے صوفیاء نے شریعت کے بالمقابل طریقت کو ایک جداگانہ ادارے کی حیثیت سے اختیار کیا۔ انہوں نے تو بات کو یہاں تک پہنچا دیا کہ ہمارا مقصد اُس وقت تک حاصل نہ ہو گا جب کہ دُنیا کی ہر مسجد کو ڈھا نہ دیا جائے اور حقیقی مسلمان اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام اور کفر کی تمیز کو مٹا نہ دیا جائے۔

آج کل دین سے روگردانی کرنے والے دانشوروں، خصوصاً اشتراکی ادیبوں اور شاعروں نے خاتمۂ اسلام کے مقصد کے لیے متذکرہ طرزِ تصوّف کو پسند کر لیا ہے اور وہ اپنی پسند کے صوفیا کے ہاں سے خاص خاص فلسفیانہ اقوال اخذ کر کر کے ان کو اُبھار رہے ہیں۔

امام غزالی کا اصل کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے شریعت کے تمام ظاہری نظامِ اعمال کو قائم رکھ کر اُس کے اندر صحیح قلبی و روحانی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور فقہ اور تصوف کو یکجا کیا ہے۔

باقی اہلِ ذوق اصل کتاب لے کر خود پڑھیں جس کی انگریزی زبان بہت دلکش ہے۔

مولانا مودودیؒ
اپنی اور دوسروں کی نظروں میں

مرتب: جناب محمد یوسف بھٹہ۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی لاہور
تفہیم کار: مکتبہ المنار منصورہ۔ لاہور ۱۸۔ صفحات: ۴۰۵
سفید کاغذ، اچھی طباعت، خوبصورت ٹائیٹل۔ قیمت: ۴۵/- روپے